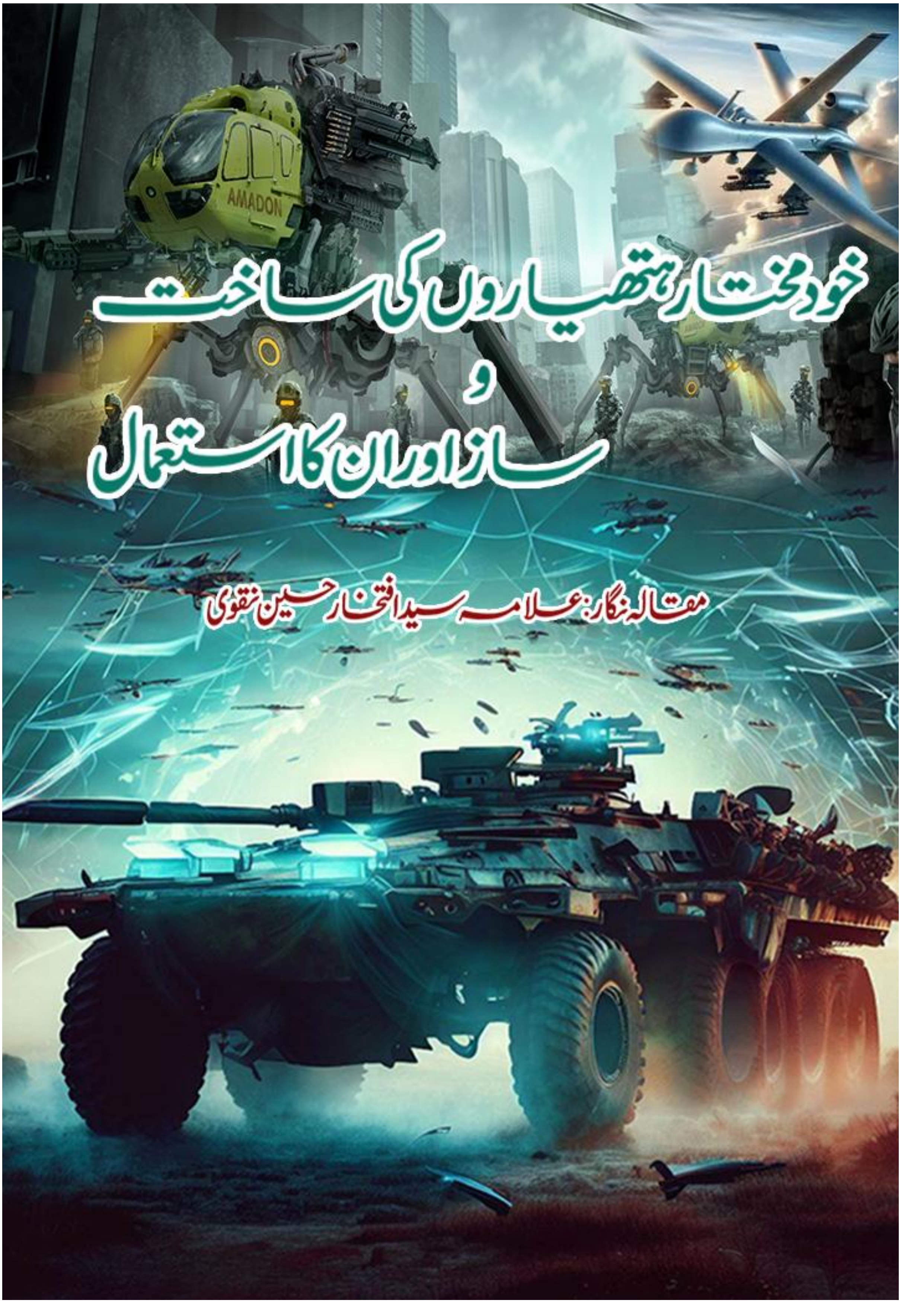
AMADON
خودمختار ہتھیاروں کی ساخت
و
سازو اور ان کا استعمال
مقالہ نگار: علامہ سید افتخار حسین نقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خود مختار ہتھیاروں کی ساخت وساز اور ان کا استعمال

مقالہ نگار: علامہ سید افتخار حسین نقوی

مقدمہ:

ہتھیاروں کے میدان میں جدید ٹیکنالوجی سبب بنی ہے کہ خود مختار اسلحہ تیار کیا جائے۔ یہ ربوٹیک ہتھیار بغیر کسی انسانی مداخلت کے، جنگ کے ماحول میں اپنے شکار کی شناسائی کے بعد اسے مار گرانے کی طاقت اور قدرت کے حامل ہوں گے۔ اس قابلیت نے سائنس اور علمی میدان میں حقوق بشر کے اُصولوں کو ایک قسم کی آزمائش سے دوچار کر دیا ہے۔

اس آرٹیکل میں بیان کیا جائے گا کہ جو خود مختار ہتھیار انسانوں کی طرح فیصلہ نہیں کر سکتے اور کسی بھی پیچیدہ صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت سے بھی عاری ہوں گے یہ خود مختار ہتھیار سورہ بقرہ کی آیت نمبر 190 کی روشنی میں اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق تفکیک اور تناسب کے قانون سے عاری ہوں گے۔

اگرچہ خود مختار ہتھیاروں کے موافقین کا خیال ہے کہ قوانین ارتقاء کے مراحل میں ہیں اور ارتقاء کی یہ ظرفیت ان ہتھیاروں کو انسان دوست قوانین کے مطابق منظّم اور کنٹرول کرنے میں مدد دے گی لیکن ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ خود مختیار ہتھیار ممکن ہے صحراؤں میں، پہاڑوں پر یا دریاؤں میں جہاں عام انسان نہیں رہتے، شاید وہاں ان کے استعمال کا جواز پیدا کر سکیں لیکن باقی موارد میں تفکیک اور تناسب کے قانون پر عمل ناممکن ہے اور ان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دوسرے باریک نکات بھی ہیں جو خود ان ہتھیاروں کے بنانے میں مانع ہیں ان پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

ڈرونز کی ٹیکنالوجی کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل قریب میں شاید ایسے ہتھیار بنائے جائیں جو کسی قسم کی انسانی مداخلت کے بغیر بھی اپنے شکار کو مار گرانے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔

(Killer Robots) گویا ڈرونز کی ارتقائی صورت ہوگی جو انسانی مداخلت کے بغیر کام کریں گے۔ اقوام متحدہ میں منعقدہ مختلف کنونشنز میں اس بحث کو چھیڑا گیا۔ اس پر مخالفین اور موافقین میں بحث و مباحثہ ہوا۔

لہٰذا موضوع کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ کہ مستقبل قریب میں ایسے ہتھیاروں کی ساخت و ساز بعید نہیں ہے۔ تمام حکومتوں اور دانشوروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کا حل تلاش کریں۔

اگرچہ جب سے یہ بحث شروع ہوئی ہے اور ایسی ٹیکنالوجی بارے چہ میگویاں ہوئیں تو اس پر مختلف دانشوروں نے اپنے خیالات اور نظریات کا اظہار کیا ہے۔ ہم اس مختصر آرٹیکل میں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 190 کی روشنی میں تفلیک اور تناسب کے قانون کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ عرض کریں گے۔

نیم خود مختار اور خود مختار ہتھیاروں کی اقسام:

البتہ اصل موضوع کو شروع کرنے سے پہلے ہمیں نیم خود مختار اور خود مختار ہتھیاروں کی اقسام اور ان میں فرق کا پتہ ہونا چاہیے تاکہ خود مختار ہتھیاروں کی بحث اچھی طرح سمجھ آجائے۔ امریکی وزارت دفاع میں ڈرونز اور آٹومیٹک سسٹم سے چلنے والے ہتھیاروں کو تین کیٹیگریز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر ہم بغیر پائلٹ ڈرونز کی مثال کو سامنے رکھیں تو اس کی تین اقسام بنتی ہیں۔

پہلی قسم: ان میں سے بعض ایسے ہیں جسے کمپیوٹر پر بیٹھا آدمی کنٹرول کرتا ہے۔ جس طرح چاہے جہاں چاہے موڑ دے یا اتار دے اس قسم کے ڈرونز کی افادیت کے بہت چرچے ہوئے کہ اگر ڈرون مار گرایا جاتا ہے تو انسانی جان خطرے میں نہیں پڑتی لیکن اس کی کچھ نقائص بھی ہیں جس کی بناء پر بعض لوگ اسے فضول شئے تصور کرتے ہیں۔ مثلاً اس کی رفتار بہت آہستہ ہوتی ہے دوسرا یہ کہ اسے آن لائن کنٹرول کیا جارہا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں سائبر حملے کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

دوسری قسم: اس میں آٹومیٹک ڈرونز اور میزائیلز اور اسی طرح (آپریٹ) ہونے والے دوسرے ہتھیاروں کی قسم شامل ہے۔ اس قسم کے ہتھیاروں میں انسان پہلے حملے والی جگہ کا پورا ڈیٹا اکٹھا کرتا ہے، پھر اس جگہ اور ہدف کو نشانہ بنانے کے لئے اپنے خود کار سسٹم کے ذریعے جو پہلے مشخص اور معین ہدف ہوتا ہے اس کو ٹارگٹ کرنے کے لئے میزائیل یا ہتھیار کو وہاں پر بھیج دیا جاتا ہے اور یہ ہتھیار پہلے سے مشخص اور معین ہدف کو نشانہ بنا دیتا ہے۔

تیسری قسم: جس کے لئے یہ نشست منعقد کی گئی ہے، کاملاً یعنی خود مختار ہتھیار یا (Killer Robots) ہیں۔ جس کے لیے (Autonomous) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ ان میں انسانی مداخلت نہیں ہوگی بلکہ یہ اپنی مصنوعی ذہانت یعنی آرٹفشل ٹیکنالوجی یا انسانی بنائے گئے دماغ کے ذریعے خود سے دشمن پر حملے کریں گے اور یہ انسانی کنٹرول میں نہیں ہوں گے۔ ان کے سامنے دشمن آجائے تو اس کو مار گرانا یا چھوڑ دینا اس کا فیصلہ یہ خود کریں گے۔

ان تین اقسام کے فرق سے بحث کافی حد تک واضح ہو گئی ہے کہ خود مختار ہتھیاروں سے کیا مراد ہے؟ 1960ء سے اب تک مختلف مقامات اور جنگوں میں نیم خود مختار ڈرونز اور ہتھیاروں کا استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ اگرچہ امریکہ اور روس نے اس قسم کے ہتھیاروں کا استعمال سب سے زیادہ کیا ہے۔

پھر وقت کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ممالک نے بھی اس ٹیکنالوجی پر کافی حد تک دسترس حاصل کر لی اور اس سے استفادہ بھی کیا۔ ان ممالک میں پاکستان، ایران کے علاوہ اور کئی دیگر ممالک شامل ہیں جن کے پاس یہ ٹیکنالوجی موجود ہے۔

2008ء کے بعد سے ڈرونز کے ساتھ ساتھ ربوٹس بھی بنائے گئے ہیں۔ اگرچہ زیادہ تر ربوٹس کو بموں کو ناکارہ بنانے اور خطرناک مقامات کی نگرانی میں استعمال کیا گیا لیکن اس کے باوجود ابھی تک خود مختار ربوٹس (Killer Robots) نہیں بنائے گئے اگرچہ اس میدان میں کامیابی کے لئے سر توڑ کوششیں جاری ہوں گی کیونکہ ٹیکنالوجی کی ارتقائی صورت کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ بعید نہیں کہ مستقبل قریب میں ایسے ہتھیار وقوع پذیر ہوں کیونکہ ابھی سے ایسے ربوٹس بن چکے ہیں جو موجودہ اسلحہ کو اٹھا سکتے ہیں۔

یہاں تک کہ راکٹ لانچر کو بھی اٹھاتے سکتے ہیں اور ان کا استعمال بھی کر سکتے ہیں اگرچہ ابھی ان ربوٹس میں انسانی مداخلت درکار ہے لیکن بعید نہیں کہ بعد میں ان کے لئے انسانی مداخلت کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ ابھی امریکہ کی نیوی کے پاس ایک ایسا سسٹم ہے جس میں ان کے خود مختار ہتھیاروں کی شرح باقی عام ہتھیاروں کی نسبت کافی زیادہ ہے۔ یہ ایسے ہتھیار ہیں جو خود دریا میں گھومتے ہیں، دشمن کو تلاش کرتے ہیں اور انہیں مار گراتے ہیں بغیر انسانی مداخلت کے یہ ایک خود کار سسٹم کے تحت کام کرتے ہیں۔ اسی طرح (S.G.R-1) ایک اور زیادہ طاقت ور سسٹم ہے۔ جس میں خود مختار ہونے کی شرح اور بھی زیادہ ہے۔

لہٰذا بعید نہیں کہ مستقبل میں مکمل اور خود مختار اسلحہ، میزائیلز، ڈرونز اور ان خودکار ربوٹس کی جگہ لے لے گا جو پہلے انسانوں کی مدد سے چلتے تھے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ایسے ہتھیار انسان دوستی کے اُصولوں کی رعایت کر سکیں گے؟ تفکیک اور تناسب کے قانون پر عمل کر سکیں گے؟ خود مختیار ہتھیاروں کے بارے سوال ہے؟

انسان دوستی کے حقوق اور اُصولوں کے تناظر میں یہ سوال اٹھتا ہے کیا جنگی ربوٹس سے استفادہ قانونی ہے یا نہیں؟ اس کا صرف ہاں یا نہ میں جواب ممکن نہیں بلکہ حالات اور علاقے کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے دسیوں سوالات جنم لیں گے اور سینکڑوں اعتراضات والزامات کی کچی کو سلجھانا پڑے گا۔

اقوام متحدہ کے جنگی اُصولوں کے تناظر میں کوئی بھی ملک ہر قسم کا ہتھیار استعمال نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام اُصولوں کا اطلاق خود مختار ہتھیاروں پر بھی لاگو کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے اور اس بحث کے نتیجے

میں پیدا ہونے والے سوالات کے جوابات دیئے جائیں۔ اسی طرح تفلیک اور تناسب کے اُصول بھی ایسے ہی ہیں جو تمام ہتھیار پر لاگو ہوتے ہیں اور خود اقوام متحدہ کا فیصلہ ہے کہ جنگی ہتھیار بھی انسان دوستی کے اُصولوں کو مد نظر رکھ کر استعمال کیے جائیں۔

انسان دوستی:

انسان دوستی پر مبنی قوانین اور اُصولوں کو در حقیقت جنگوں کو انسانی بنانے کے لئے ہی تیار کیا گیا ہے اور یہ اُصول و قوانین در حقیقت تفلیک (فوجی اور غیر فوجی افراد اور اہداف میں فرق رکھنے) اور اسی طرح غیر ضروری صدمات اور نقصانات میں کیا تناسب ہے اس پر مبنی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ خود مختار اسلحہ اس تفلیک اور تناسب کا خیال رکھ سکے گا یا نہیں اور اگر اس کے لئے ایسا کرنا ممکن ہے تو وہ کیسے ہوگا؟ جو کہ ظاہراً نا ممکن ہے۔

تفلیک اور تناسب کے فرق کا قانون:

انسان دوستی کے حقوق میں سے ایک مسلم قانون ، تفلیک کا قانون ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ حملہ کرنے والا فوجی علاقے کے حالات سے واقف ہو اور اسی بناء پر وہ عقلی اور منطقی فیصلہ کرسکے اور اسی طرح فوجی اور غیر فوجی افراد اور اہداف میں فرق کرسکے اور اسے جدا کرسکے تا کہ عام افراد کو نشانے سے بچایا جاسکے یا انسانی نقصان کی شرح کو کم سے کم کیا جاسکے۔ اس کے لئے بنیادی سوال تو یہ یہی بنتا ہے کہ کیا خود مختار ہتھیار یا ربوٹ ایسا فرق یا تفلیک کر سکے گا؟ جو لوگ خود مختار ہتھیاروں کے حامی ہیں وہ خود بھی اس بات کی ضمانت نہیں دے سکتے کہ یہ ہتھیار فوجی اور غیر فوجی میں فرق کرسکے گا۔ ان خود مختار ہتھیاروں کے سلسلے میں ضروری ہے کہ ان پر تمام جنگی قوانین کی جانچ پڑتال جائے خصوصاً ایسے جنگی ہتھیار کہاں استعمال ہوں گے ، ان کے لئے جنگ کا میدان ، آبادی اور غیر آبادی والی جگہیں وغیرہ۔

ان سب چیزوں کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ربوٹ سسٹم خود اتنا (Accurate) درست نہیں ہے کہ اس پر 100 % اعتماد کیا جاسکے اسی وجہ خود اس کام کے ٹیکنکل ماہرین بھی اس کا صحیح اور درست جواب نہیں دے سکتے۔ یہ تمام سوالات بغیر جوابات کے ہیں۔ کیونکہ مسئلہ انسانوں کی زندگیوں کا ہے۔ اگر ربوٹ کے سامنے کوئی ایک بچہ کھڑا ہو جائے جس کے ہاتھ میں کلاشنکوف کا کھلونا ہے؟ کیا ربوٹ اس بچے اور اصل فوجی میں فرق کرسکے گا؟ یا وہ فوجی جو زمین پر لیٹا ہوا ہے کیا اس پر حملہ کرسکتا ہے؟ کیا اس لیٹے ہوئے یا زخمی فوجی کے درمیان فرق کرسکے گا؟

کیا روبوٹ ایسے آدمی کو پہچان پائے گا یا اس کے درمیان فرق کر سکے گا جو تسلیم ہونا چاہتا ہے؟ کیا کوئی ایسی مثال اور قابل اطمینان ثبوت ہے کہ جس سے اطمینان حاصل ہو جائے کہ ہاں ربوٹ یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اسی طرح تکنیک اور تناسب کے قانون کی پاسداری کر سکے گا۔ اگر ایک پل کو اڑانا ہے جس کے راستے میں بچوں کا اسکول بھی ہے کیا ربوٹ میں یہ صلاحیت ہوگی کہ ان تمام احتمالات اور نقصانات کو جانچنے اور پرکھنے کے تناسب کی روشنی میں فیصلہ کرے کہ اس پل کو اڑانا ہے یا نہیں؟ یا پھر ہر فیصلہ میدان جنگ کے علاقہ اور وہاں کی صورتحال کے مطابق کرنا ہوگا۔

آج کی دنیا کا اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ کیا تکنیک اور تناسب کے قانون کا خیال یہ ربوٹ اور خود مختار ہتھیار رکھ پائیں گے یا نہیں؟ اس سے نہ صرف انسانوں کی قدر و قیمت کم ہوگی بلکہ ممکن ہے ان ربوٹس سے غلط استفادہ ہو اور اگر یہ غلط انسانوں کے ہاتھوں میں چلے جائیں تو پھر کیا ہوگا؟ جبکہ یہ بنائے جا رہے ہیں تاکہ ان کے ذریعے انسانوں کی زندگیاں بچائی جائیں لیکن اگر سامنے آنے والے مخالف ملک کے پاس یہ ٹیکنالوجی موجود نہ ہو تو پھر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ اس ساری بحث میں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ ربوٹس اور اس طرح کے ہتھیار انسانی احساسات، شفقت و مہربانی جیسے مفاہیم سے عاری ہوں گے کیونکہ انسان تو رحم کر سکتا ہے جبکہ ربوٹ یہ سب کچھ کیسے کرے گا؟

جب یہ ربوٹس انسانی فیصلے کی قوت سے عاری ہوں گے تو آبادی والے علاقے میں یہ ماحول کو درک کرنے کی قدرت بھی نہیں رکھتے ہوں گے اور نہ ہی اس کی شرائط کو درک کر سکتے ہوں گے۔ ایک اور نکتہ یہ کہ یہ صرف ایک جنگ کے لئے نہیں بلکہ تدریجاً جنگ کو غیر انسانی ہاتھوں میں دینے کے مترادف ہوگا۔ اس سے ہٹ کر کہ ایک ربوٹ یا انسانی بنائی ہوئی مشین کو اختیار دینا کہ وہ انسان کو مار دے یہ خود انسانی کرامت کے خلاف ہے۔

قاعدہ حرمت اعتداء:

اگرچہ غیر متعارف اسلحہ کے عمومی عنوان میں شیعہ فقہاء نے مختلف آیات اور روایات کی روشنی میں اپنے مختلف فتاویٰ ذکر کیے ہیں لیکن یہاں خود مختار ہتھیاروں کے بارے میں قاعدہ حرمت اعتداء کو بیان کرکے اپنی نظر دینی ہے جیسا کہ پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ ربوٹ اور خود مختار ہتھیار آبادی والے علاقوں میں انسانی عمل سے قاصر ہوں گے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ" (سورہ بقرہ، آیت 190)

ترجمہ: "اور تم راہ خدا میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ تجاوز کرنے والوں کو یقینا دوست نہیں رکھتا"۔

اس آیت سے جنگی اسلحہ میں تناسب کا قانون، فوجی اور غیر فوجی افراد میں فرق جیسے :۔بچے، بوڑھے، بیمار ،زخمی، فرسٹ ایڈ دینے والے، حیوانات اور ماحولیات بارے حکم اخذ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس قسم کے ہتھیاروں کا استعمال تعدی اور تجاوز کے زمرے میں آنے کی وجہ سے حرام ہے۔ مفسرین نے اس آیت سے غیر متعاف ہتھیاروں کے استعمال کی حرمت پر استدلال کیا ہے۔

مقدس اردبیلی:

مشہور شیعہ فقیہ مقدس اردبیلی نے لکھا ہے: دشمن سے پہلے جنگ شروع کرنا، ایک کافر و مشرک کو دعوت دینِ اسلام دینے سے پہلے مارنا اور غیر انسانی صورت میں قتل کرنا اعتداء کے مصادیق میں سے ہے اور یہ حرام ہے۔ ہم نے پہلے عرض کیا کہ ربوٹ کیسے فیصلہ کرے گا کہ یہ شخص تسلیم ہونا چاہتا ہے یا اسے تسلیم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ لہٰذا اقوام متحدہ اور دانشور حضرات کے لیے بہت ضروری ہے کہ ان بحثوں کو نتیجہ خیز بنائیں۔

منابع:

۱۔ محمد رحمانی، 1389ش، منع استفادہ از سلاح ہای کشتار جمعی از نگاہ مذاہب، پژوہش نامۂ طلوع شمارہ 33 ۔

۲۔ وھبہ زحیلی ،1401ق، آثار الحرب فی الفقہ الاسلامی ، دار الفکر۔

۳۔ محمد حسین طباطبائی 1374ش، تفسیر المیزان، حوزہ علمیہ قم۔

۴۔ ناصر مکارم شیرازی، 1354ش، تفسیر نمونہ ، دار الکتب الاسلامیہ ، تہران۔

۵۔ احمد مقدس اردبیلی، زبدۃ البیان فی احکام القرآن ،کتاب فروشی مرتضوی، تہران۔

References:

Artificial intelligence experts call for ban, available at: https://www.stopkillerrobots.org/2015/07/apically/.

Asarco, P. (summer 2012). On banning autonomous weapon systems: human rights, automation, and the dehumanization of lethal decision-making, *International Review of Red Cross*, *94*.

Grace, A. L. (i.e.), Robot-Wars the Regulation of Robotic Weapons, *the Oxford Martin School at the University of Oxford*.

Gneiss, R. (October 2015). The international-law dimension of autonomous weapons systems, *Firebrick Ebert Sifting*.

Groves, S. (7 April, 2016). A Manual, Adapting the law of armed conflict to lethal autonomous weapons systems, *Margaret Thatcher Center for Freedom*, special report, no. 183.

Hailstorm, T. (2013). On the Moral Responsibility of Military Robots Ethics in Techno.

Horowitz, M. (Fall 2016). Kreps, S and Fuhrman, M., Separating fact from fiction in the debate over drone proliferation, *International Security*, *41*(2).

Humanitarian, G. A. (2014). Autonomous Weapon System under International Law, Academy Briefing.
Marco, S. (2014). Autonomous weapons and international humanitarian law: advantages open technical questions and legal issues to be clarified, *INT, L. STUD,* (308).